Al-Marjān Research Journal
Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan
HJRS
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

The Sanctity of Ḥuqūq al-ʿIbād and the System of Justice in Judaism: An Analytical Study in the Light of the Talmud

یہودیت میں حقوق العباد کا تقدس اور عدل وانصاف کا نظام: تالمود کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Authors Details

1. Dr. Muhammad Shahid Habib
Assistant Professor, Islamic Studies, IHA, KFUEIT RYK, Punjab, Pakistan.
shahid.habib@kfueit.edu.pk

2. Dr. Syed Hamid Farooq Bukhari
Head, Department of Islamic Studies, University of Gujrat, Pakistan.

3.Tooba Fatima
M. Phil Scholar, Islamic Studies, IHA, KFUEIT RYK, Punjab, Pakistan.

Citation

Habib, Dr. Muhammad Shahid, Dr. Syed Hamid Farooq Bukhari, and Tooba Fatima." The Sanctity of Ḥuqūq al-ʿIbād and the System of Justice in Judaism: An Analytical Study in the Light of the Talmud."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 456−465.

Submission Timeline

Received: Jan 01, 2024
Revised: Jan 14, 2025
Accepted: Feb 01, 2025
Published Online: Feb 15, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.

This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

The Sanctity of Ḥuqūq al-ʿIbād and the System of Justice in Judaism: An Analytical Study in the Light of the Talmud

یہودیت میں حقوق العباد کا تقدس اور عدل و انصاف کا نظام: تالمود کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

☆ ڈاکٹر محمد شاہد حبیب　☆ ڈاکٹر سید حامد فاروق بخاری　☆ طوبیٰ فاطمہ

Abstract

This research paper investigates the sanctity of Ḥuqūq al-ʿIbād (rights of human beings) and the system of justice in Judaism, with a special focus on the Talmud. It explores how Jewish theology and law emphasize the moral and social responsibilities individuals owe to one another, as a core element of faith. The study begins by highlighting the significance of societal peace through the enforcement of human rights in Jewish scripture. It identifies the historical development and global dimensions of justice in Jewish civilization, showing how these values shaped communal life .Central to this analysis is the concept of justice (ʿAdl) as understood in Jewish teachings—both as a personal virtue and a collective obligation. The paper delves into specific commandments regarding fairness, impartiality, and legal accountability, as well as the rewards and consequences associated with just or unjust behavior. Through the study of the Torah and particularly the Talmudic interpretations, it becomes evident that Judaism integrates legal, ethical, and spiritual dimensions in its approach to social order .The paper argues that the Jewish conception of Ḥuqūq al-ʿIbād is not only theological but also profoundly practical—designed to uphold human dignity, maintain peace, and ensure equity in social dealings. This study contributes to a broader understanding of how ancient religious legal systems continue to offer relevant insights for modern human rights discourse and interfaith harmony.

Keywords: Judaism, Ḥuqūq al-ʿIbād, Justice, Talmud, Human Dignity

تعارفِ موضوع

یہودیت ایک قدیم اور الہامی مذہب ہے جو نہ صرف عبادات بلکہ معاشرتی و اخلاقی اقدار پر بھی زور دیتا ہے۔ اس دین میں جہاں اللہ تعالیٰ کے حقوق (حقوق اللہ) بیان کیے گئے ہیں، وہیں بندوں کے باہمی حقوق (حقوق العباد) کو بھی ایک بنیادی دینی فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ تحقیق اسی اہم موضوع پر روشنی ڈالتی ہے کہ یہودیت میں حقوق العباد کی کیا تعلیمات ہیں، ان کی مذہبی اساس کیا ہے، اور ان کا عملی اطلاق کس طرح ہوتا ہے۔ یہودیت کی بنیادی مذہبی کتاب "تورات" اور اس کی شرح "تالمود" میں انسانی جان، مال، عزت، عدل، مساوات، یتیموں، بیواؤں، اجنبیوں، پڑوسیوں، مزدوروں اور خواتین کے حقوق پر واضح احکامات موجود ہیں۔ یہ تعلیمات معاشرتی عدل، سماجی ہم آہنگی، اور انسانی وقار کے قیام کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ اس تحقیق میں ان پہلوؤں کا تجزیہ کیا گیا ہے کہ کس طرح یہودی معاشرت میں ان حقوق کو اہمیت دی جاتی ہے اور کس حد تک ان پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ یہ مطالعہ نہ صرف ایک مذہبی و اخلاقی نظریہ پیش کرتا ہے بلکہ بین المذاہب ہم آہنگی اور انسانی حقوق کے فروغ میں بھی کردار ادا کر سکتا ہے۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، اسلامک اسٹڈیز، IHA، KFUEIT RYK، پنجاب، پاکستان۔
☆ صدر، شعبۂ اسلامیات، یونیورسٹی آف گجرات، گجرات، پاکستان۔
☆ ایم فل اسکالر، اسلامک اسٹڈیز، IHA، KFUEIT RYK، پنجاب، پاکستان۔

مبحث اوّل: یہودیت میں حقوق العباد کا تقدس

یہودیت ایک ابراہیمی مذہب ہے۔اس مذہب میں انسانی زندگی کو بہت سے مقامات پر تقدس حاصل ہے۔اس مذہب میں انسان کی تخلیق بانسبت دوسری تمام مخلوقات کے اللہ رب العزت کی حکمت اور قدرت کا ایک نمایاں اور ممتاز عمل ہے۔ایک انسان دنیا میں اپنی فطرت، اپنے مزاج، دنیا میں اپنے مقام اور طاقت و قدرت کی وجہ سے نیابت الٰہی سے متصف ہو کر اس دنیا میں آیا۔جہاں انسان کو احسن التقویم بنا کر اس دنیا میں بھیجا گیا۔تو اس کو اس دنیا میں نمائندہ ہونے کی اہمیت بھی حاصل ہے۔اگرچہ اس کا جسم مٹی سے تشکیل دیا گیا۔وہیں اس میں روح امر الٰہی ہے۔اور جب انسان گناہ یا کسی بھی گمراہی کا ارتکاب کرتا ہے۔تو وہ اسی ہمیشہ کے حسن کی توہین کا مرتکب ہوتا ہے عہد نامہ قدیم میں ہے:۔

(اسی لیے خداوند نے آدمی کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔اور اپنی ہی مشابہت پر اور پھر ان کو مرد و عورت کی صورت بخشی۔)[1]

یہودیت میں حقوق کو اس طرح بھی بیان کیا گیا ہے۔کہ اگر ایک انسان کا خون بہایا گیا ہے۔تو عہد نامہ قدیم کے مطابق کسی انسان کو زندگی عطا کرنا خدا کو باقی رکھنے کے مترادف ہے۔کتاب پیدائش میں ہے:۔

(اسی لیے انسان کو خدا نے اپنی مشابہت پر پیدا کیا ہے۔کہ اسی لیے جو کوئی بھی کسی انسان کا خون بہاتا ہے۔تو دوسرا آدمی بھی اس کا خون بہائے گا۔) تمدن کے ارتقاء کے لیے حقوق العباد کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔یہودیت کی تاریخ میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی امن کی دعا اس بات دلیل ہے، کہ کرہ ارض کی تعمیر و ترقی اور فلاح و بہبود اور اس کی معاشی و تمدنی ترقی کا انحصار حقوق انسانی کو بجالانے میں ہی ہے۔اور جہاں پر حقوق کا تحفظ ہو گا۔وہیں معاشرہ اقتصادی طور پر ترقی کی راہ کی طرف گامزن ہو گا۔[2]

عہد نامہ قدیم میں حقوق العباد کے نفاذ کے لیے معاشرے میں امن و امان اور اس کی اہمیت کے بارے میں جو تعلیمات دی گئیں ہیں۔وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

"(جو چین و سکون کے لیے کام کرتے ہیں۔وہ راحت پائیں گے۔)"(پاک اور فرمانبردار رہیں، جو لوگ امن سے پیار کرتے ہیں۔ان کی نسل ایک اچھا مستقبل پائے گی۔)"(امن و سکون کے لیے کام کرو، اور اس کی کوششوں میں لگے رہو، جب تک اسے پا نہ لو۔)"(اے خداوند گھٹیا لوگوں کو سزا دے۔اسرائیل میں امن قائم رہے۔)"[3]

"(خداوند حکمراں ہے، وہ اپنی سلطنت میں چین و سکون قائم کرتا ہے۔)"ایک تجزیے سے یہ بات سامنے آئی ہے، کہ یہودی جب بھی کسی شہر کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے اس شہر کا احاطہ کرتے۔تو اسے چاروں طرف سے نہیں گھیرتے تھے۔بلکہ وہ لوگوں کے بھاگنے کے لیے ایک حصہ ہمیشہ کھلا چھوڑتے تھے۔اور یہ ایک نہایت دلچسپ[4] بات ہے۔کہ کسی بھی ملک کے ساتھ جدال کرنا یہودیوں کے لیے ایک بہت بڑی آزمائش کا

---

[1] *ʻAhd Nāma-e-Qadīm wa Jadīd*. Lahore: Bible Society, n.d., *Kitāb-e-Paidā'ish* [Genesis], 1:27.

[2] *Kitāb-e-Paidā'ish* [Genesis], 9:6.

[3] *Amthāl* [Proverbs], 12:20.

[4] Zafar, M. Imtiaz. *Violence, Terrorism and Teachings of Islam*. Lahore: Maktaba-e-ʻIlmiyya, n.d., 38.

کام تھا۔اور وہ اس میں دوسروں کے حقوق کا بھی خیال رکھنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔اور ایسا صرف ان کی امن پسند فطرت کی وجہ سے ہی تھا۔کتاب الاستثناء[5] میں لکھا گیا ہے:۔"(جب تو کسی شہر سے جنگ کرنے کے لیے اس کے قریب پہنچے، تو اسے صلح کا پیغام ضرور دینا۔)"[6]

یہودیت میں حقوق العباد کے نفاذ میں معاشرتی امن کی اہمیت:۔

عہد نامہ قدیم میں امن کے بارے میں بہت ضخیم بحث کی گئی ہے۔عہد نامہ قدیم میں امن کو"شالوم"کہا گیا ہے۔قاموس الکتاب کے مؤلف اس کے بارے میں اپنی آراء ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

> "(اس مہا قیمت لفظ میں امن کے معانی کا ایک خزانہ دفن ہے۔حتیٰ کہ اردو زبان بھی اس لفظ کے مفہوم کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے۔البتہ اس کے متعلق بہت سے الفاظ کا ذکر کیا گیا ہے، کہ جو اس سے مناسبت رکھتے ہوں۔اس سے مراد کاملیت۔صحت۔خیر۔خوشحالی۔سلامتی اور امن وامان کے ہیں۔اس کے بارے میں یہودیت کے دو فرقوں نے آپس میں جو فرق ملحوظ رکھا ہے۔وہ بھی قابل ذکر ہے ایک فرقے کے لوگوں نے اس سے مراد"سلامتی اور صلح"مراد لی ہے۔جبکہ دوسرے فرقے کے لوگوں نے اردو محاورے الفاظ زیادہ استعمال کیا ہے۔وہ اس سے مراد دنیاوی اقبال مندی اور جسمانی صحت کا لیتے ہیں۔وہ یہ بھی کہتے ہیں۔کہ اس مراد روحانی فلاح و بہبود بھی ہو سکتی ہے۔اور یہ راست بازی اور صداقت سے ماخوذ ہے۔یہ بدی سے بالاتر ہے۔اور اس کا شریر لوگوں سے کسی بھی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔کیونکہ یہ انسان ہی تھے، کہ جن کے گناہوں کی وجہ سے دنیا میں ابتری پھیل گئی ہے۔اور ان کے نزدیک چین وسکون اور صلح صرف خداوند کی ہی طرف سے نازل کردہ ہیں۔[7]

جبکہ عہد نامہ جدید میں شالوم کے لیے مختلف لفظ استعمال ہوئے ہیں۔اس سے بہت سے معنی مراد لیے جاتے ہیں:۔

> جیسا کہ جنگ کا نہ ہونا، جھگڑے سے فراغت وغیرہ۔اور بائبل میں ان سے مراد فضل۔اطمینان۔سکون۔سلامتی۔زندگی۔راست بازی۔میل ملاپ اور صداقت کے ہیں۔اس لفظ کو برکت کے لیے بھی استعمال بھی کیا جاتا ہے۔اور اسی وجہ سے اس کی اہمیت یہ بھی ہے۔کہ گناہ گار انسان کے لیے سب سے پہلا انتہائی لازمی قدم خداوند سے صلح اور میل کے ہیں۔[8]

یہودی مذہب میں حقوق العباد کے نفاذ کا عالمگیر دور:۔

عہد نامہ قدیم میں حقوق العباد کو انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔اور اس کی وجہ بنی اسرائیل کے دو جلیل القدر انبیاء"سیدنا یرمیاہ اور سیدنا یسعیاہ"کی نبوتیں حقوق العباد کے نفاذ کی واضح دلیل ہیں۔اور یہ ایسا زمانہ تھا۔کہ جس میں یہوداہ کے پانچ بادشاہوں نے جو کہ یہ ہیں۔(یوسیاہ۔یہو آخز۔یہویقیم۔یہویاکین۔صدقیاہ) یہ وہ لوگ تھے۔کہ جنہوں نے بنی اسرائیل میں امن وامان اور حقوق العباد کے نفاذ اور اس

[5] *Kitāb al-Istithnā’* [Deuteronomy], 20:10.

[6] *Ayyūb* [Job], 25:2.

[7] ʿAbd al-Ḥaqq, Mawlānā. *Qāmūs al-Kitāb*. Karachi: Anjuman-i Taraqqī-yi Urdū Pākistān, 2023, p. 528.

[8] ʿAbd al-Ḥaqq, Mawlānā. *Qāmūs al-Kitāb*, p. 528.

زمانے کے عروج وزوال کے چشم دیدہ گواہوں میں شامل تھے۔ بنی اسرائیل میں سب سے ممتاز حیثیت رکھنے والے انبیاء سیدنا یسعیاہ ہیں۔ ان کے القابات "طائران نبوت کا شاہین۔ عہد قدیم کا مبشر" وغیرہ دیے گئے ہیں۔ کتاب یسعیاہ میں لکھا گیا ہے:۔

"(وہ بات جو یسعیاہ بن آموص نے یہوداہ اور یروشلم کے حق میں رویا میں دیکھیں۔ تو آخری دنوں میں یوں ہو گا۔ کہ خداوند کا گھر پہاڑ پہاڑوں کی بلند چوٹی پر قائم ہو گا۔ اور سارے پہاڑوں سے بلند ہو گا۔ سبھی ممالک کے لوگ وہاں جایا کریں گے۔ اور یہ بھی کہیں گے، کہ ہمیں وہاں جانا چاہیے۔ ہم کو یعقوب کے خدا کے گھر جانا چاہیے۔ اور پھر خدا ہمیں اپنی راہیں بتائے گا۔ اور ہم اس کے نقش قدم پر چلیں گے۔ کیونکہ یروشلم میں صیہون کے پہاڑ پر خداوند کے کلام کا آغاز ہو گا۔ اور وہاں سے تمام شریعت روئے زمین پر پھیلے گی۔ وہ کئی اقوام کے درمیان عدل کرے گا، اور کئی لوگوں کے بیچ میں فیصلہ کرے گا۔ تو وہ اپنی تلواروں کو توڑ کر بھالے بنالیں گے۔ اور وہ لوگ اپنے بھالوں کا استعمال درانتی بنانے میں استعمال کریں گے۔ وہ لوگ آپس میں جنگ نہ کریں گے۔ اور یہاں تک کہ وہ لوگ جنگ کا فن بھی نہیں حاصل کریں گے۔ اے خاندان یعقوب! آؤ، ہم لوگ خدا کے نور میں چلیں گے۔)"[9]

یہودیت میں انسانوں کے ساتھ عدل وانصاف کے حقوق:۔

عہد نامہ قدیم میں انسانوں کے ساتھ بہترین انصاف سے کام لینے کو خداوند کی نجات کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے:۔(یقیناً بخشش ان لوگوں کے قریب ہے۔ جو لوگ خدا سے خوف رکھتے ہیں۔ تا کہ اس کا جلال ہمارے ملک میں بسے۔ اور وہ لوگ آپس میں شفقت اور راست بازی سے ملتے ہیں۔ اور یہی سچائی اور امن وامان ایک دوسرے کا بوسہ لیتے ہیں۔ تو ہی زمیں سے صداقت پھوٹتی ہے۔ اور راست بازی آسمان پر سے جھانکتی ہے۔ کہ بیشک خداوند اچھی عنایت کرے گا۔ اور ہماری زمین اپنی پیداوار دے گی۔ سچائی اس کے آگے آگے چلے گی۔[10]

اور اس کے قدموں کے لیے راہ تیار کرے گی۔ اس بات سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہودیت میں ناانصافی اور "سماجی ناانصافی" انسان کے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ جب بھی کوئی اپنے کسی پڑوسی وغیرہ سے کوئی چیز چھینتا ہے۔ تو وہ اسے اس چیز سے محروم رکھتا ہے۔ گویا کہ وہ اس انسان کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ ایک غریب انسان کے لیے اس کی روزی روٹی انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ اور جو کوئی بھی کسی بھی غریب و مسکین آدمی کو اس سے روکے گا۔ تو وہ گویا غریبوں کا قاتل ہے۔ یہودیت میں عہد نامہ قدیم حقوق العباد کو معاشرے میں پھیلانے کے بارے میں کس قدر اہمیت رکھتا ہے۔ کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے شاہی خاندان کی مثال پیش کرتے ہیں۔ کہ انہی کے ذریعے ہی معاشرے میں امن وامان اور حقوق العباد کے نفاذ کی سلطنت وجود میں آئی۔

"یسی کے تنوں سے ایک شاخ نکلے گی۔ اور اس کی جڑوں سے ایک بارآور شاخ پیدا ہو گی۔ اور خدا کی روح اس پر رک جائے گی۔ مصلحت اور حکمت کی روح، فہم اور قدرت کی روح، معرفت اور خداوند کے خوف کی روح۔ اور پھر خداوند کے ڈر میں ہی اس کی خوشنودی حاصل ہو گی۔ اور وہ اپنی بصارت کے مطابق انصاف نہیں کرے گا۔ اور نہ ہی اپنی سماعت کے مطابق حکم دے گا۔ بلکہ وہ تمام مسکینوں کا انصاف راستی سے کرے گا۔ اور پھر دنیا کے مسکینوں کا فیصلہ عدل سے کرے گا۔ اور وہ اپنی زبان کی لاٹھی سے زمین کو مارے گا۔ اور اپنے لبوں کے دم سے برے لوگوں کو ہلاک کرے گا۔ راست بازی اس کا اٹھنا بیٹھنا ہو گی، اور وفاداری اس کا پٹکا ہو گی۔ اور پھر یہی وہ وقت ہو گا۔ کہ جب بھیڑیا برہ کے ساتھ رہے گا۔ اور چیتا بکری

[9] *Yas'ayāh* [Isaiah], 2:1–5.

[10] *Zabūr* [Psalms], 85:9–13.

کے ساتھ مل بیٹھے گا۔ بچھڑا، شیر اور ایک سالہ بچھیرا اکٹھے رہیں گے۔ اور ایک چھوٹا بچہ ان کا پیش رو ہو گا۔ گائے اور ریچھنی مل کر چریں گیں۔ اور ان کے بچے مل کر بیٹھیں گے۔ اور شیر بھی بیل کی طرح بھوسا کھایا کرے گا۔" اور اس کے بعد کسی بھی غمگین اور شکستی دل والے کی دلجوئی کرنا یہودیت میں بھی اس کو بہت بڑا عمل کہا گیا ہے۔"[11]

ان کی ایک کتاب یسعیاہ میں یہ لکھا ہوا ہے:۔

"خداوند کی روح مجھ پر ہے۔ کیونکہ خداوند سے مجھے چھویا ہے۔ تاکہ میں حلیموں کو خوشخبری سناؤں۔ اور اس نے مجھے اس لیے بھیجا ہے، کہ میں شکستہ دلوں کی دلجوئی کروں۔ کہ قیدیوں کی رہائی کا اعلان کروں، اور اسیروں کو قید کی تاریکی سے آزاد کروں۔ اور میں خداوند کے فضل کے سال کا اور اس کے انتقام کے دن کا اشتہار دوں۔ اور تمام ماتم کرنے والوں کو دلاسہ دوں۔ اور صیہون کے غمگین لوگوں کو ایسی تسلی دوں، کہ انہیں میری طرف سے راکھ کی بجائے سہرا، اور ماتم کی بجائے خوشی کا روغن اور ان کی اداسی کی بجائے ان کو ستائش کا خلعت بخشا جائے۔ تاکہ وہ لوگ خداوند کی طرف سے راست بازی کے بلوط اور اس کے پودے نظر آئیں۔ اور تاکہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ اور تب وہ پرانے کھنڈروں کو پھر سے آباد کریں گے۔ اور وہی لوگ بہت عرصہ سے ویران پڑے ہوئے مقامات کو دوبارہ سے بحال کریں گے۔ اور وہی لوگ ان تباہ وبرباد ہوئے شہروں کو پھر سے دوبارہ سے بسائیں گے، جو کہ نسل در نسل تباہ ہوتے ہوئے آئیں ہیں۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے، کہ بیگانے تمہارے غلوں کی نگہبانی کریں گے۔ اور پردیسی تمہارے کھیتوں اور تاکستانوں کو دوبارہ[12] سے آباد کریں گے۔" یہودیت میں مزدور کے بھی حقوق اس طرح بیان کیے گئے ہیں۔ کہ جو کوئی مزدور کی مزدوری میں زیادتی سے کام لیتا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ ظلم وزیاتی سے کام لیتا ہے۔ تو وہ اس کا قتل کرنے جیسا ہے۔ اور یہودیت میں خداوند کو ایسے شخص کی عبادت قبول نہیں ہے۔ کہ جو اس کی پوجا کا خواہشمند تو ہو۔ مگر وہ اس کے عدل کو مت مانتا ہو۔ اور پھر نہ ہی اس پر عمل کرتا ہو۔

یہودیت میں کسی جگہ پر انسانوں کے حقوق کو مکمل کرنے کے لیے بہت ہی شدت سے کام لیا گیا ہے۔ اور کسی جگہ پر اس میں بالکل ہی کھلے عام چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہودیت میں ایک دوسری جگہ پر عدل وانصاف کو افضل قرار دیتے ہوئے یہ بھی کہا گیا ہے:۔

(میں تمہاری عیدوں کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ مجھے ان سے نفرت ہے۔ مجھے تمہارا اجتماع بالکل پسند نہیں۔ ہاں! اور جو تم میرے لیے سو "ختنی" قربانیاں اور نذر کی قربانیاں منت مانتے ہو۔ تو میں اس کو قبول نہیں کروں گا۔ اور جو تم بہترین قربانیاں لاتے ہو۔ میں ان کی پرواہ نہیں کروں گا۔ اپنے نغموں کی آواز کو پیچھے کرو۔ میں تمہاری "ارباب" کی آواز نہیں سنوں گا۔ بلکہ تم سب انصاف کو پانی کی طرح اور صداقت کو کبھی نہ سوکھنے والے چشمے کی طرح جاری رکھو۔)[13]

یہودیت میں اکثر حقوق کو بہت ہی شدت اختیار کی گئی ہے۔ ان کے نزدیک انسان کو پیدا کرنے کا مقصد صرف اور صرف دوسروں کی خدمت کرنا ہے۔ اور یہ اکثر یہودیوں کے ہاں اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ اور لیکن اکثر اصلاح پسند یہودی اس چیز کو مانتے ہیں کہ انسانیت کی خدمت پر زیادہ زور دیا جائے۔ اور یہی ان کے پاس انتہائی اہمیت کا حامل عمل ہے۔ جیسا کہ اس کے بارے میں زبور میں یہ لکھا گیا ہے:۔

---

[11] *Yas'ayāh* [Isaiah], 11:1–11.

[12] *Yas'ayāh* [Isaiah], 65:1–5.

[13] *'Āmūs* [Amos], 5:21–24.

(مکمل آدمی پر نگاہ رکھ، اور راست باز کو دیکھ۔ کیونکہ صلح دوست شخص کے لیے اجر کا باعث ہے۔)[14]

اکثر اسرائیلی روایات میں عدل و انصاف کو ایک معاشرتی معاملہ سمجھا جاتا تھا۔ اسے خاندان، معاشرہ اور اقوام کے درمیان سازگاری کی صورت میں دیکھا جاسکتا ہے۔ کہ یہ سب لوگ ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح کے سلوک کو روا رکھے ہوئے ہیں۔ اور یہودیت میں اس کے کچھ احکام بھی بتائے گئے ہیں:۔

یہودیت میں انسانوں کے ساتھ عدل وانصاف کے احکام:۔

یہودی مذہب کے پیروکاروں کے لیے شریعت موسوی میں یہ ارشاد دیا گیا ہے، کہ اس کے قاضی اور حاکم عدل وانصاف کوئی بھی فیصلہ کرنے میں صرف عدل و انصاف سے کام لیں۔ یہودیت میں امن و امان کے کچھ خاص احکام قاضیوں اور حاکموں سے بارے میں وارد ہوتے ہیں، تو اور کچھ احکام عام لوگوں کی زندگی میں امن و امان نافذ کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ اور عام طور پر یہی دیکھا گیا ہے، کہ خصوصی احکام کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اور خاص احکام کو مکمل فراموش کر دیا جاتا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے، کہ جب تک عمومی طور پر احکام کا نفاذ معاشرے میں نہیں ہو گا، تو معاشرے میں امن کا قیام ایک خواب کی مانند ہی رہے گا۔ ان کو رشوت ستانی، اقرباء پروری اور جانب داری سے کام لینے کو سختی سے منع کیا گیا ہے۔ کتاب خروج میں لکھا گیا ہے:۔

(تمہیں باقی لوگوں کو مسکینوں کے ساتھ ناانصافی سے کام لینے سے روکنا چاہیے۔ اور ان کے ساتھ بھی دوسرے لوگوں کے جیسا عدل سے کام لینا چاہیے۔)[15]

عدل وسلامتی، عدل وانصاف اس دنیا میں رہنے کے لیے کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔ اس سے کوئی بھی ذی روح نابلد نہیں ہے۔ اور ایسا معاشرہ کہ جس میں ان تمام خصلتوں اور عادات سے منہ موڑ لیا جائے۔ تو پھر اس معاشرے میں دنگاو فساد، خون وغارت اور بے راہ روی جیسی لعنتیں اپنے جھنڈے گاڑ لیتی ہیں۔ اللہ رب العزت نے جتنے بھی الہامی مذاہب نازل کیے ہیں، ان میں سے ہر مذہب لوگوں کے ساتھ انصاف اور راست بازی کا درس دیتے ہوئے ہی نظر آتا ہے۔ اسی طرح مذہن یہودیت میں بھی اسی اوصاف سے متصف لوگوں کی تعریف کی گئی ہے۔ اور جو اس سے بے راہ روی کا شکار ہیں۔ وہ لوگ انتہائی قابل مذمت ہیں۔ عہد نامہ قدیم میں بھی اسی وصف کو اپنانے کی خصوصاً (قاضیوں اور حاکموں) کو عدل سے کام لینے کی خوب تلقین کی گئی ہے۔ عہد نامہ قدیم میں اس کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:۔

اے یہوداہ کے بادشاہ! تو، تیرے قاضی اور تیرے لوگ جو بھی ان دروازوں سے داخل ہوتے ہو۔ تم خداوند کے کلام کا سنتے ہیں۔ خداوند فرماتا ہے۔ انصاف اور سچائی سے کام لو۔[16]

ایک اور بھی جگہ اسی طرح اسی کے متعلق کہا:۔ کہ عہد نامہ قدیم میں جہاں امن وامان اور قاضیون کے تقرر کا حکم دیا گیا ہے، تو وہیں ان کی نافرمانی کی سزا بھی تجویز کی گئی ہے:۔

---

[14] *Zabūr* [Psalms], 37:37.

[15] "Comparative Religion." *Mazameen*. https://mazameen.com/religion-2/comparative-religion/% [Incomplete URL; full details required].

[16] *Yirmiyāh* [Jeremiah], 22:2–3.

"(لاوی کاہنوں اور ان ایام میں جو بر سر اقتدار قاضی ہوں۔ان کے قریب جانا، اور ان سے طلب کرنا، وہ تمہیں فیصلہ سنائیں گے۔اور وہ خداوند کے چنے ہوئے مقام پر جو فیصلہ بھی تمہیں سنائیں، اسی کے مطابق ہی کام کرنا۔اور وہ جس چیز کے کرنے کا تمہیں حکم دیں، ان کو بہت احتیاط کے ساتھ مکمل کرنا۔شریعت کی جو بھی تعلیم دیں، اور جو بھی حکم سنائیں، ان پر مکمل عمل کرنا۔اور وہ جو کچھ تمہیں بتائیں، ان سے کبھی بھی روگردانی نہ کرنا۔اور جو آدمی کسی حاکم کی یا اس کاہن کی جگہ خداوند ادھر تمہارے خدا کی خدمت کے لیے کھڑا رہتا ہے، توہین کرتا ہے، وہ جان سے مار ڈالا جائے۔اور تمہیں اسرائیل سے ایسی برائی کو الگ ہی کرنا ہو گا۔کہ جس کو سن کر سب لوگ ڈر جائیں، اور پھر دوبارہ توہین نہ کریں۔")[17]

پھر جب قاضیوں کے تقرر کا وقت آجاتا ہے، تو قاضیوں اور حاکموں کے تقرر کا مقصد انصاف کو قرار دیتے ہوئے یوں فرمایا گیا ہے:۔

"تو ان لوگوں میں سے قابل آدمی چن لے۔ایسے آدمی جو خدا ترس اور اعتماد کے قابل ہوں۔اور رشوت کے دشمن ہوں، تو انہیں ہزار ہزار، سو سو، پچاس پچاس اور دس دس افراد پر بطور قاضی مقرر کر دے۔تاکہ وہ ہر وقت لوگوں کے ساتھ عدل کریں۔"اور پھر عہد نامہ قدیم کے مطابق کوئی ایسا مسئلہ پیش آجائے کہ جس میں کسی بھی قاضی یا حاکم وقت کے لیے فیصلہ کرنا مشکل ہو، تو اس کے بارے میں عہد نامہ قدیم میں یہ راہنمائی موجود ہے۔کہ ایک قانون ساز مجلس کی تقرری کی جاتی ہے، اور پھر آپس میں باہمی مشورہ کے ساتھ ہی اس معاملہ کو طے کر لیا جائے۔لکھا ہے:۔

"(کہ اگر تیری بستیوں میں آپس میں خون، مار پیٹ یا جھگڑے کے بارے میں بات اٹھتی ہے، تو اس کا فیصلہ کرنا اگر تمہارے لیے بھی بہت مشکل ہو تو اٹھ کر اس جگہ جسے خداوند تیرا خدا تیرے لیے چنے گا۔پھر تم لاوی، کاہنوں اور ان کے پاس پہنچ کر، اور ان دونوں کے حاکموں کے پاس پہنچ کر ان سے اس معاملے کے متعلق دریافت کرنا۔تو وہ تمہیں اس کی متعلق بتائیں گے۔اور پھر تم بھی اس فیصلہ کے موافق ہی فیصلہ کرنا، جس کے بابت وہ تمہیں بتائیں گے۔اور وہ جو فتویٰ بھی تمہیں اس کی بابت دیں گے۔اس سے دائیں، بائیں بالکل نہ مڑنا۔")[18]

کیونکہ ظالم کو سزا دینے اور مظلوم کو ان کی تسلی دینے کے لیے عدالت سے رجوع کرنا بہت ضروری ہے۔ورنہ دوسری صورت میں معاشرہ اور ملکی سلامتی خانی جنگی کا شکار ہو کر رہ جائے گی۔اور لڑائی اور فساد کو خود ہی جگی مل جائے گی۔تو اسی صورت میں ہی عہد نامہ قدیم میں عدالت کی طرف رجوع کرنے کا فیصلہ دیا گیا ہے:۔

"(اگر لوگوں میں کسی طرح کی بھی لڑائی ہو، تو وہ عدالت میں آئیں۔تاکہ حاکم ان کے ساتھ کریں، اور سچے آدمی سے الزام کو دور کر کے اس کو معصوم ثابت کریں۔اور گھٹیا لوگوں پر فتویٰ دیں۔")[19]

خداوند یوں فرماتا ہے:

کہ اے اسرائیل کے امیرو! تم حد سے تجاوز کر گئے ہو۔تم ظلم و ستم کو چھوڑ دو۔اور وہی کرو جو جائز اور روا ہے۔اور میرے لوگوں سے ان کی جائیداد نہ چھینو۔[20]

---

[17] *Kitāb al-Istithnā’* [Deuteronomy], 17:9–13.

[18] *Kitāb al-Istithnā’* [Deuteronomy], 25:1.

[19] *Ḥizqī’īl* [Ezekiel], 45:9.

[20] *Tawārīkh Duwwum* [2 Chronicles], 6:19.

اور پھر دوبارہ سے قاضیوں کو یہ تلقین کی گئی تھی۔ کہ تم جو کچھ بھی کرو گے، اس کو احتیاط اور سوچ سمجھ کر غور و فکر کے ساتھ ہی کرنا۔ کیونکہ تم ان لوگوں کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی عدالت سے ہی فیصلہ کرتے ہو۔ اور جب تم کوئی فیصلہ کرتے ہو۔ اور اس کے متعلق کوئی بھی فتویٰ دیتے ہو، تو اس وقت خداوند تمہارے پاس ہوتا ہے۔ لہٰذا تم خداوند کا خوف اپنے دل میں موجود رکھو۔ اور یہودیت میں مسلسل اسی چیز کے ساتھ ہی زور دیا گیا، کہ سب انسانوں کے ساتھ رواداری اور عدل کا ہی رویہ اختیار کرو۔ ان لوگوں نے اس کے متعلق مختلف احکام بھی بتائے کہ انہی پر ہی عمل کیا جائے۔ اور پھر یہ کہ تم امیر و غریب کے ساتھ ایک ہی جیسا برتاؤ کرنا، ان میں فرق کرنے سے بھی منع کیا گیا تھا۔ اور یہ بھی لکھا ہے:۔

> "کہ تم فیصلہ کرتے وقت بے ایمانی مت کرنا، نہ تو کسی بھی مسکین کی طرف داری کرنا اور نہ ہی کسی امیر آدمی کا فیصلہ کرتے وقت اس کا لحاظ کرنا، بلکہ راستی سے فیصلہ کرتے وقت انصاف سے کام لینا۔"[21]

یہودیت میں کسی بھی مقدمہ میں کو کس طرح نمٹا دیا جائے، تو پھر ان میں اپنی عوام کے ساتھ کس طرح برتاؤ کیا جائے، اس کے بارے میں انہوں نے بہت ضخیم بحث کی ہے۔ ان کی کتاب الخروج میں لکھا گیا ہے:۔

> "اور جب تم کسی مقدمہ میں بھی گواہی دو۔ تو صرف صرف اور صرف عوام کا ساتھ دینے کی خاطر انصاف کا خون نہ کر دینا۔ اور کسی غریب کے مقدمہ میں جانب داری سے کام نہ لینا۔۔۔ اور تم اپنے اور غریبوں کے مقدمہ میں عدل کا خون نہ ہونے دینا۔"[22]

اسی کو ہی مزید وضاحت کے ساتھ کتاب الاستثناء میں ذکر کیا گیا ہے:۔

> "تم عدل کا خون نہ کرنا اور غیر جانب دار ہی رہنا۔ ہمیشہ انصاف پر ہی ثابت رہنا۔ تاکہ تم جیتے جی ہی اس ملک پر قابض ہو جانا، جو خداوند تمہارا خدا تمہارا ساتھ دے رہا ہے۔"[23]

اور ان کی اسی طرح مزید یہی تاکید ہی کی گئی تھی۔ کہ انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔

یہودیت کی مذہبی کتاب میں تالمود میں حقوق العباد کا تصور:۔

یہودی مذہب کا ایک اہم فقہی ماخذ "تالمود" بھی حقوق العباد کی دعوت دیتی ہے۔ اور یہودی مذہب کے ربیین کے اقوال اور روایات سے اخوت و محبت اور کشادگی اور سخاوت واضح طور پر جھلکتی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہود کے بعض قوانین میں حقوق انسانی کو نہایت اہمیت کا حامل قرار دیا گیا ہے۔ ان کی بعض تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے:۔

1۔ پیار اور محبت میں تھوڑی سی جگہ بھی کافی ہے۔ جبکہ نفرت میں کھلا مکان بھی تنگ لگے گا۔

2۔ جو انسان سے محبت کرتا ہے، وہ خدا سے محبت کرتا ہے۔

3۔ تالمود میں ایک جگہ پر یہ بھی لکھا گیا ہے، کہ ربی یوسی نے کہا: بائبل مقدس ہمیں لوگوں میں حقوق کی ادائیگی قائم رکھنے کے لیے دی گئی ہے۔

4۔ یہودیت کا مذہب بنی نوع انسان کو علیحدہ کرنا نہیں، بلکہ اکٹھا کرنا ہے۔ اور یہی ربی مئر کی زندگی کا اہم اصول تھا۔

5۔ ربی مئر کا کہنا ہے:۔ "ہر آدمی انکساری اور بردباری میں چلے۔ نہ کہ صرف اپنے مذہب کے ساتھ بلکہ ہر انسان کے ساتھ مل کر چلے۔

---

[21] *Kitāb al-Aḥbār* [Leviticus], 19:15.

[22] *Kitāb al-Khurūj* [Exodus], 23:2–6.

[23] *Kitāb al-Istithnā'* [Deuteronomy], 16:19–20.

6۔یہود کے ایک کاہن جن کو یہودی کاہن اعظم کہہ کر پکارتے ہیں۔اس کا کہنا ہے:۔جب ایک آدمی صفائی اور انکساری کی راہ پر چلتا ہے۔تو خداوند اسے آگے چلنے میں تعاون کرتا ہے۔لیکن اگر وہ گناہ کی راہ پر چلتا ہے۔تو پھر خداوند کہتا ہے: کہ میں تمھیں عقل اور مرضی دی،اور تو اپنے راستے پر چل رہا ہے۔[24]

یہودیت میں عدل کی جزا:۔

قدرت کا یہ ازل سے ہی فیصلہ تھا،کہ عدل و انصاف کا نفاذ ہی ایک معاشرے کو کامیابیوں اور کامرانیوں کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے۔اور اسی کے متضاد یہ ہے،کہ معاشرے میں ناانصافی ایک معاشرے کو ذلت اور ناکامیوں کی دلدل میں دھکیل دیتی ہے۔اور یہ ایک فطری عمل ہے۔جو کہ تمام انسانیت کے لیے یکساں طور پر نافذ العمل رہا ہے۔اور اللہ رب العزت مالک کائنات نے ہر زمانے میں اپنے رسولوں کے ذریعے امن وامان کے لیے راہ ہموار کی ہے۔اور پھر انہی کی زبانی ہی ناانصافی کی سزا بھی مقرر فرمائی ہے۔عہد نامہ قدیم میں ہے:۔

> "(اگر تم ان احکام پر احتیاط کے ساتھ عمل کروگے،تو داؤد کے تخت پر بیٹھنے والے بادشاہ اپنے قاضیوں اور تمام افراد کے ساتھ،رتھوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر اس محل کے پھاٹکوں / دروازوں سے داخل ہوں گے۔لیکن اگر تم ان قانون کو نہ مانوگے،اس کو تسلیم نہ کروگے،تو خداوند فرماتا ہے،میری جان کی قسم!یہ محل ویران ہو جائے گا۔تباہ ہو جائے گا۔")[25]

خلاصہ بحث

یہودیت میں حقوق العباد کو مذہبی،اخلاقی اور سماجی حیثیت حاصل ہے۔تورات اور تالمود کی تعلیمات واضح کرتی ہیں کہ انسانی جان،عزت،مال اور تعلقات کا تحفظ یہودیت کی بنیادی اقدار میں شامل ہے۔عدل و انصاف،مساوات،رواداری اور ہمدردی جیسے اصول نہ صرف انفرادی اخلاقیات بلکہ اجتماعی فلاح کے ضامن ہیں۔اس تحقیق میں ثابت کیا گیا ہے کہ یہودیت میں عورت،اجنبی،مظلوم،مزدور،معذور اور یتیم جیسے طبقات کے حقوق کو خصوصی تحفظ حاصل ہے۔شادی،خاندانی تعلقات،وراثت اور رہائش جیسے معاملات میں بھی عدل پر مبنی تعلیمات دی گئی ہیں۔یہ تحقیق اس بات کو اجاگر کرتی ہے کہ یہودی مذہبی نظام میں حقوق العباد کی اہمیت نہ صرف عبادات کے ساتھ جڑی ہوئی ہے بلکہ ان کا نفاذ معاشرتی استحکام اور امن کے قیام کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے۔موجودہ دور میں ان تعلیمات کا مطالعہ بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے لیے بھی مفید ہو سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* ʿAbd al-Ḥaqq, Mawlānā. *Qāmūs al-Kitāb*. Karachi: Anjuman-i Taraqqī-yi Urdū Pākistān, 2023.
* Polano, H., trans. Stephen Bashir. *Talmūd (English-Urdu)*. Gujranwala: Maktaba ʻAnāwīm Pakistan, 1427 AH/2006.
* Zafar, M. Imtiaz. *Violence, Terrorism and Teachings of Islam*. Lahore: Maktaba-e-ʻIlmiyya, n.d.

[24] Polano, H., trans. Stephen Bashir. *Talmūd (English-Urdu)*. Gujranwala: Maktaba ʻAnāwīm Pakistan, 1427 AH/2006, 212.

[25] Polano, *Talmūd (English-Urdu)*, 141.